بسم اللہ الرحمن الرحیم

مال زیادہ جمع کرنے اور مال کی حرص کے متعلق وضاحت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال ہے کہ بندہ سوچتا ہے کہ میں یہ کاروبار بھی کرلوں، وہ بھی کرلوں، بس پیسہ ہی پیسہ ہو، تو کیا پیسوں کی ہوس ہونا صحیح ہے؟

جواب

یہ یاد رہے! جائز طریقے سے، جائز مقاصد کے لیے حاجت سے زائد حلال مال حاصل کرنا، جائز ہے، جبکہ فخر و تکبر اور ریاکاری وغیرہ ناجائز مقاصد نہ ہوں، اور اگر اچھی نیت کے ساتھ ہو، تو اچھا ہے، مثلاً زیادہ مقدار میں حلال مال اس لیے جمع کرنا کہ مال پاس موجود ہوگا، تو دل کو اطمینان ہوگا، اور یوں اللہ تبارک و تعالی کی یاد میں مشغول رہے گا، فرائض و واجبات کی ادائیگی میں مدد ملے گی، نیز اس سے صدقہ وخیرات زیادہ کرے گا، یا حج و عمرہ کی سعادت حاصل کروں گا، یا مساجد یا مدارس کی تعمیرات کروں گا، وغیرہ وغیرہ، تو ان مقاصد کے لیے زیادہ مقدار میں حلال مال جمع کرنا بہت اچھا ہے، اور ثواب کا باعث ہے۔

محیط برہانی میں ہے "ثم الکسب علی مراتب۔۔۔ وما زاد علی قدر کفایتہ و کفایۃ عیالہ مباح إذا لم یرد بہ الفخر والریاء" ترجمہ: پھر کمائی کے مختلف درجے ہیں، اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ضرورت سے زیادہ کمانا مباح ہے، جبکہ اس سے فخر اور ریا مقصود نہ ہو۔ (محیط برہانی، ج 5، ص 357، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے "الکسب وھو أنواع۔۔۔ مباح وھو الزیادۃ للزیادۃ والتجمل۔۔۔ وإن اکتسب ما یدخرہ لنفسہ وعیالہ فھو فی سعۃ" ترجمہ: کمائی کی کئی اقسام ہیں، ایک قسم مباح ہے، اور وہ مزید مال کے حصول اور زینت کے لئے زیادہ کمانا ہے، اور اگر کوئی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے ذخیرہ کرنے کے لیے کمائے، تو اس کی گنجائش ہے۔ (فتاوی ہندیہ، ج 5، ص 349، 348، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "ہر مباح نیتِ حسن سے مستحب ہوجاتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 8، ص 452، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

لیکن مال کمانے میں اس قدر مشغول ہوجانا کہ خدا عزوجل کی یاد سے غافل ہوجائے، یہ ممنوع ہے، اگر مال کی وجہ سے کسی فرض سے غافل ہوجائے، اس کو ترک کردے، تو اس طرح مال حاصل کرنا جائز نہیں، اسی طرح مال کی وجہ سے حرام میں پڑجائے، تو اس طرح کا مال حاصل کرنا بھی جائز نہیں، یا مال کمانے میں حلال و حرام کی تمیز ہی نہ رہے، تو یہ صورت بھی جائز نہیں۔

مال جمع کرنے کی مقدار کے متعلق فقہی حکم:

اگر صاحب جائداد ہے، اوراس کی آمدنی خرچ سے زائد ہے، تو اس کی آمدنی سے خرچے کی مقدار رکھ کر باقی کا صدقہ کر دینا بہر صورت افضل ہے، اب خرچے کی مقدار کیا ہوگی؟ اس کی تفصیل یہ ہے کہ: اگر آمدنی ماہوار آتی ہے، تو ایک مہینے کا خرچہ رکھ کر، اور سالانہ آتی ہے، تو ایک سال کا، اس سے زائد جمع رکھنا حرص اور دنیا کی محبت کا نتیجہ ہوتا ہے اور دنیا کی محبت خطا کی جڑ ہے۔

اور اگر جائداد نہیں رکھتا، تو اہل وعیال کے لیے اتنا بچا کر رکھنا کہ اگر یہ مرجائے، تو وہ اس جمع شدہ سے فائدہ حاصل کریں، اور انہیں بھیک نہ مانگنی پڑے، تو یہ افضل ہے۔ اب اس کی مقدار کیا ہے، کہ کتنی مقدار ان کے لیے چھوڑنا مناسب ہے؟، تو اس کے متعلق ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی سے چار ہزار دراہم (1050 تولے چاندی) مروی ہے یعنی ہر ایک کو اتنا حصہ پہنچے، اور امام ابو بکر فضل علیہ الرحمۃ سے دس ہزار دراہم (2625 تولے چاندی)، اور اگر ان کے حصے مختلف ہوں (کسی کو وراثت میں کم مل رہا ہے اور کسی کو زیادہ) تو جس کا حصہ سب سے کم ہے، اس کا لحاظ کیا جائے گا، یعنی اسے چار ہزار دراہم یا دس ہزار دراہم مل سکے۔ اور اس سے زیادہ جمع کرنا پھر ہوس میں شامل ہو جائے گا۔ ہاں! اگر اہل وعیال خود غنی ہوں، تو اب بچا کر نہ رکھنا ہی افضل، یونہی اگر عیال فاسق ہو کہ مال گناہ کے کاموں میں خرچ کرے گی، تو ان کے لیے کچھ نہ چھوڑنا ہی بہتر۔ (ملخص از فتاوی رضویہ، ج 10، ص 326، 325، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ(۹)) ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔ (سورۃ المنافقون، پارہ 28، آیت 09)

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: (اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ(۱۵)) ترجمہ کنزالایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔ (سورۃ التغابن، پارہ 28، آیت 15)

اس کی تفسیر میں خزائن العرفان میں ہے "کہ کبھی آدمی ان کی وجہ سے گناہ اور معصیّت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ان میں مشغول ہو کر امورِ آخرت کے سرانجام سے غافل ہو جاتا ہے۔ تو لحاظ رکھو، ایسا نہ ہو کہ اموال و اولاد میں مشغول ہو کر ثوابِ عظیم کھو بیٹھو۔" (تفسیر خزائن العرفان)

احیاء علوم الدین میں ہے "المقصود إصلاح القلب ليتجرد لذكر الله ورب شخص يشغله وجود المال ورب شخص يشغله عدمه والمحذور ما يشغل عن الله عز وجل وإلا فالدنيا في عينها غير محذورة لا وجودها ولا عدمها" ترجمہ: مقصود دل کی اصلاح ہے تاکہ وہ ذکرِ الٰہی کے لیے خالی ہو جائے اور بہت سے لوگوں کو مال کا ہونا اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیتا ہے اور بہت سے لوگوں کو مال کا نہ ہونا غافل کر دیتا ہے، اور منع تو وہ ہے جو اللہ عزوجل سے غافل کر دے ورنہ فی نفسہٖ دنیا کا وجود وعدم ممنوع نہیں۔ (احیاء علوم الدین، ج 4، ص 277، دار المعرفۃ، بیروت)

مال کی حرص مذموم ہے، اس کی مذمت کے متعلق چند روایات ملاحظہ کریں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لو كان لابن آدم واديان من مال لابتغى ثالثا، ولا يملأ جوف ابن آدم إلا التراب" ترجمہ: اگر آدمی کے پاس مال سے بھرے ہوئے، دو جنگل ہوں، جب بھی وہ تیسرے جنگل کی آرزو کرے گا، اور آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ (صحیح البخاری، جلد5، صفحہ 2364، رقم الحدیث 6072، دار ابن کثیر، دمشق)

مال کی ہوس کے متعلق سنن ترمذی میں ہے "عن كعب بن مالك الأنصاري رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما ذئبان جائعان أرسلا في غنم بأفسد لها من حرص المرء على المال والشرف، لدينه" ترجمہ: حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے، بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے جائیں، تو وہ اتنا فساد اور خرابی نہ کریں، جتنا مال وجاہ کی حرص آدمی کے دین کو خراب کرتی ہے۔ (سنن الترمذي، جلد4، صفحہ 389، رقم الحدیث 2533، دار الرسالۃ العالمیۃ)

سنن ترمذی میں ہے "عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لعن عبد الدينار، لعن عبد الدرهم" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: درہم و دینار کے بندے پر لعنت کی گئی ہے۔ (سنن ترمذی، جلد4، صفحہ 388، رقم الحدیث 2532، دار الرسالۃ العالمیۃ)

اس حدیث پاک کی شرح بریقہ محمودیہ میں یوں ہے "أي طرد وأبعد الحريص على جمع الدينار" ترجمہ: یعنی دینار جمع کرنے کی حرص رکھنے والے کو رحمت سے دور کیا گیا ہے۔ (بریقہ محمودیہ، ج03، ص12، مطبعۃ الحلبی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5016

تاریخ اجراء: 23 ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/11 مئی 2026ء